نے انی لکم نذیرٌ مبین الا تعبدوا الا ایاہ فرمایا تو حضرت ہود علیہ السلام نے یہی سبق ان الفاظ میں دھرایا یقومِ اعبُدُوا اللہ مالکم مِنْ الٰہٍ غیرہٗ ، حضرت صالح کی پکار بھی یہی تھی ، حتیٰ کہ ملت حنیف کے عظیم پیغمبر حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے اپنے جگر گوشہ کے حلق پر چھری چلا کر تسلیم و رضا کا وہ عظیم درس دیا کہ نبیٔ آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے خداوند جل مجدہٗ نے سنتِ ابراہیم کو تاقیامت قائم و دائم فرما دیا۔ قربانی سے متعلق صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کیا۔ ماھٰذہِ الاضاحی یارسول اللہ ۔؟ جواب میں آپؐ نے ارشاد فرمایا ، سنۃ ابیکم ابراھیم ۔

دنیائے اسلام کے کروڑوں مسلمان جہاں ہر سال عظیم پیغمبر کی عظیم یادگار کو تازہ رکھنے کے لئے بارگاہ رب العزت میں جانوروں کی قربانی پیش کرتے ہیں وہاں وہ اس حکم میں پائے جانے والے اس ارشادِ ربانی سے بھی پوری واقف ہیں کہ لَنْ ینال اللہ لحو مھا ولادماءھا ولکن ینالہ التقوٰی منکم ۔ بیشک خدائے بزرگ و برتر کے ہاں پہنچنے والی شئے اخلاص و تقویٰ ہے ۔ جذبۂ ایثار ہے ۔

دنیائے اسلام کے مسلمانوں کو عید الاضحیٰ مبارک ہو ۔ خدا ہم سب کو وہ جذبۂ صادق عطا فرمائے کہ ہم حق کو قائم اور باطل کو نیست و نابود کرنے کے لئے کسی قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہ کریں کیونکہ جملہ احکام الٰہیہ کا فلسفہ حق کا قیام اور باطل کا قلع قمع کرنا ہے ۔ جس طرح جسم بلا روح دوسروں کے ہاتھ میں بالکل بے بس ہوتا ہے بالکل اسی طرح وہ ایمان جس کے پیچھے باطل کو نیست و نابود کرنے کے لئے بے پناہ ولولہ موجود نہ ہو وہ بھی بے جان جسم کی مانند ہے ، جسے مخالف طاقتیں جس طرف چاہتی ہیں دھکیل دیتی ہیں ۔

عیدالاضحیٰ ہمارے فکر و عمل کی قوتوں میں تحریک پیدا کرتی ہے، ہمیں خدائے واحد کی جانب متوجہ کرتی ہے، ہمیں یاد دلاتی ہے کہ خوف و رجاء کا مرکز صرف ذات وحدہٗ لاشریک ہے ہمیں اس بات کا احساس دلاتی ہے کہ ہمیں احکام الٰہی کی بجا آوری کے لئے جان، مال، اولاد ہر قسم کے ایثار کے لئے ہمہ وقت مستعد رہنا چاہئے۔

اگر مسلمان قربانی کے ان مقاصد سے آگاہ ہو جائے تو آج بھی وہ اقوام عالم کے سامنے چودہ سو سال پہلے کی تاریخ کو دُہرا سکتا ہے، مسلمان نام خدا پر مر مٹنے کے جذبے سے سرشار ہو جائے تو آج بھی نصرت الٰہی سے سرفراز ہو سکتا ہے۔

آج بھی جو ہو براہیم کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا

(نائب مدیر)